شہر علی گڑھ میں

کل ہند "خواتین اسلام" کا عظیم الشان

سالانہ اجتماع

از: عندز ہرا

سابق پرنسپل جامعۃ الزہرا، لکھنؤ

عہد حاضر کے پر آشوب دور میں خواتین خصوصاً نوجوان نسل کی خواتین کی رہنمائی کے لئے ایسے اجتماع اور جلسوں کے انعقاد کی ضرورت محسوس ہوتی ہے جن میں تاریخ ساز اور انقلابی ذہن و فکر کی علمبردار مقدس خواتین کی مثالی زندگی کے مختلف گوشوں کا جائزہ لیا جائے تاکہ ان کی حیات طیبہ کی روشنی میں مسلمان عورت اپنے مسائل کا حل تلاش کر سکے۔

چنانچہ علی گڑھ میں مقیم کچھ بیدار مغز، علم دوست، دیندار اور مخیّر قوم خواتین کی انقلابی فکر وسعی سے خواتین اسلام کے سالانہ اجتماع کا سلسلہ شروع ہوا۔اس تحریک کی بانی اور روح رواں خوش فکر شاعر جناب محرم علی شہرت صاحب کی اہلیہ محترمہ نسیم شہرت ہیں اور نامور ذاکرہ اہلبیتؑ محترمہ نادر جہاں صاحبہ کی سرپرستی اور تعاون نے اس تحریک کو جلا بخشی۔

پہلا جلسہ ۱۹۹۹ء میں "یوم فضہ" کے نام سے ہوا۔ سال گذشتہ یوم خدیجۃ الکبریٰ منایا گیا۔ ان جلسوں میں علی گڑھ میں مقیم ملک کے مختلف شہروں سے تعلق رکھنے والی خواتین کے علاوہ بیرون علی گڑھ سے بھی صاحب عقل و فکر، اور علم و دانش و شعر و سخن میں مہارت رکھنے والی خواتین کو مدعو کیا جاتا ہے جو اپنی تقریر اور اپنے منظوم کلام سے مسلم خواتین کو اسلام کی اسوہ و نمونہ خواتین کی پیروی کی طرف راغب کرتی ہیں۔

امسال بھی علی گڑھ کی علم پرور اور ادب نواز سرزمین پر خواتین کا ایک عظیم الشان جلسہ ۱۱ر نومبر ۲۰۰۱ء کو "خواتین اسلام" کے نام سے محترمہ نسیم شہرت کے دولتکدہ "قصر زہرا" میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی کارروائی دو نشستوں میں انجام پائی۔ پہلی نشست کی صدارت علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ علوم ساجیات کی پروفیسر منصورہ حیدر صاحبہ نے اور دوسری نشست کی صدارت محترمہ نادر جہاں صاحبہ نے فرمائی۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد کچھ بچیوں نے بڑے دلکش انداز میں یہ ترانہ "نرجس کے پسر نرجس کے پسر غیبت سے خدارا آجاؤ۔ درھم ہے نظام شام وسحر، غیبت سے خدارا آجاؤ" پیش کیا۔ یونیورسٹی میں زیر تعلیم نوعمر طالبات نے بڑی عمدہ تقریریں کیں۔ جن میں محترمہ زینب وسیم نے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے حیات وکارناموں پر، محترمہ عائدہ نے جناب صفیہ بنت عبدالمطلب پر، محترمہ شگفتہ نے حضرت زینب (س) پر اظہار خیال کیا۔ علی گڑھ میں مقیم معروف وھردلعزیز ذاکرہ محترمہ شہناز صاحبہ نے جناب نرجس خاتون اور سائنس کی استاد رعنا بلقیس نے جناب فاطمہ بنت اسد کی زندگی کی اہم اور مثالی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے آج کی خواتین کو موجودہ حالات میں اسلامی حدود میں رہ کر زندگی گزارنے کا طریقہ بتایا۔ انھوں نے بتایا کہ خواتین کا گھر سے باہر کام کرنا قابل مذمت نہیں لیکن باہری ذمہ داریوں کے ساتھ اپنے اہم فرائض کو پوری طرح نبھانا چاہئے...۔ اولاد کی دینی ودنیوی تعلیم وتربیت کرنا اور صحیح تربیت کرکے معاشرے کو اچھے افراد فراہم کرنا عورت کی اہم ذمہ داری ہے۔ گھر کے ماحول اور نظام میں یکسانیت پیدا کرنے کے لئے خواتین کو اپنے مزاج میں لچک پیدا کرنی ہوگی۔

محترمہ شہناز صاحبہ، جو خود اعلیٰ تعلیم یافتہ خاتون ہیں، امام عصر (عج) کی والدہ گرامی جناب نرجس خاتون پر بڑی سیر حاصل تقریر کی اور خداوند عالم کی بارگاہ میں دعا مانگنے کا طریقہ بتایا۔ پروفیسر منصورہ حیدر صاحبہ نے بھی اس بات پر زور دیا کہ آج خواتین گھر سے باہر میدان عمل میں مشغول ہیں لیکن انھیں اپنے گھریلو فرائض پر بھی پوری توجہ دینی چاہئے۔ اور شوہر پر اپنی برتری نہیں جتانی چاہیے بلکہ اس کی ذات کو اہمیت دینی چاہئے۔ اور زن وشوہر دونوں کو مل کر گھر کے مسائل اور ذمہ داریوں کو نبھانا چاہئے۔ امراض چشم کی ماہر ڈاکٹر فاطمہ عذرا نے "فرائض نسواں" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے

کہا کہ آج جب خواتین زندگی کے ہر شعبہ میں مردوں کے دوش بدوش کاموں میں مشغول ہیں اور اب کفالت کی ذمہ داری کو، جو پہلے فقط مردذات سے مخصوص ہوا کرتی تھی، اب عورت نے بھی سنبھال لی ہے لہذا جو ذمہ داریاں پہلے صرف عورتوں سے مخصوص تھیں ان میں مردوں کو بھی تعاون کرنا چاہئے لیکن اس سلسلے میں زور زبردستی سے نہیں بلکہ عورت کو اپنے علم ودانش کا استعمال کر کے نہایت سوجھ بوجھ سے کام لینا چاہئے۔ گھر میں سکون ہو تب ہی مقصد حیات پورا ہو سکتا ہے۔ وہ آزادی بے معنی ہے جہاں عورت تنہا کھڑی ہو نہ گھربار ہو اور نہ بال بچے۔ لہذا کام اور فرائض میں ہم آہنگی ضروری ہے۔ لکھنؤ سے تشریف لانیوالی نوجوان مقررہ محترمہ فرح عابدی نے "خواتین اسلام" کے موضوع پر اپنی تقریر میں اس خیال کی سختی سے تردید کی کہ "عصر حاضر عورتوں کی آزادی کا علمبردار ہے" انھوں نے کہا کہ اس دور نے نہ صرف عورت کے حقوق کی حفاظت نہیں کی بلکہ عورت کے وقار کو پامال کیا ہے۔ اکیسویں صدی میں عورت کو ذلیل ورسوا کرنے کے لئے مختلف طریقے اپنائے جارہے ہیں لیکن عورت کو اپنے مقام اور اپنے حقوق کی پہچان اور معرفت ہی نہیں ہے اس لئے وہ موجودہ نام نہاد آزادی اور ترقی پر بہت خوش ہے۔ انھوں نے بڑے دکھ سے کہا کہ اخبار ورسائل اور ٹی وی وغیرہ میں عورت کو اشتہار کے لئے استعمال کیا جانا عورت کی ذلت ورسوائی کی انتہائی منزل ہے۔ علی گڑھ کی ایک نوجوان مقررہ سلطنت زیدی نے اپنی پرجوش تقریر میں عورت کے فرائض اور اس کے حقوق ومراتب کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں دیکھنے اور پرکھنے پر زور دیا۔ انھوں نے عورت ومرد کی خلقت میں فرق کو خدا کی رحمت کی نشانی بتایا۔ عورت کا مرد سے پہلے بالغ ہو جانا اس پر ظلم نہیں بلکہ یہ اس کا شرف ہے کہ وہ مرد کے مقابلے میں جلد منزل کمال تک پہونچ کر معاشرہ کا حصہ بن جاتی ہے اور اس کو حقوق وفرائض کا پہلے ذمہ دار بنا دینا بہت بڑا اعزاز ہے۔ نائیجیریا میں تقریباً ۲۵ سال تک انگریزی زبان وادب کی تدریس کے بعد فی الحال علی گڑھ میں مقیم جلسہ کی ایک اور مقررہ محترمہ شبیہ زہرا کامون پوری نے "اسلام اور تعلیم نسواں" کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی جس کا اردو ترجمہ ناز فاطمہ صاحبہ ساتھ ساتھ کرتی جارہی تھیں۔ انھوں نے قرآن واحادیث کی روشنی میں عورت کی تعلیم کو ضروری بتاتے ہوئے کہا کہ مذہبی اور جدید علوم کا تال میل ایک مکمل عورت کی تعمیر کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے۔ آج مسلمانوں

کے زوال کاایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ وہ مسلمان عورتوں کی تعلیم پر توجہ نہیں دے رہے ہیں جب کہ بچے کا پہلا مدرسہ ماں کی آغوش ہوتا ہے۔

لکھنؤ سے آنیوالی ایک اور معزز مہمان "ٹائمز آف انڈیا کی معاون ایڈیٹر محترمہ کلثوم مصطفےٰ نے اپنی تقریر میں خواتین کی سیاسی بیداری پر اپنی خوشی کااظہار کرتے ہوئے کہاکہ گذشتہ سال جب میں اس جلسہ میں شرکت کرنے علی گڑھ آئی تھی تو خواتین نے ووٹر لسٹ سے مسلمانوں کے نام خارج کردئے جانے کی بات کی تھی۔ انہوں نے کہاکہ لوگ سمجھ چکے ہیں کہ آج مسلمان کمزور نہیں۔ پس مسلمانوں کواپنی طاقت کا صحیح وقت پر اور صحیح استعمال کرنا چاہئیے۔ آپ کے حقوق کوئی لے ہی نہیں سکتا۔ لیکن اگر آپ خود ہی آواز نہیں اٹھائیں گی تو لوگوں کو موقع دیں گی کہ وہ آپ کو کچل دیں اور یہ بات صرف محفلوں تک محدود نہیں رہنی چاہئیے۔

آخر میں صدر جلسہ محترمہ نادر جہاں صاحبہ نے "حضرت معصومہ قم" کے عنوان پر بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے یاد دہانی کرائی کہ مذہب اور سیاست ایک دوسرے سے جدا نہیں۔ البتہ سیاست سے مراد وہ سیاست ہے جس کا تعلق ملکی انتظام، قوموں کے استحکام اور ان کے عروج وزوال سے ہو اور جو زمانے کے تقاضوں کو پورا کرسکے۔ آپ نے علم کی اہمیت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ علم حاصل کرنے کے ساتھ اپنے بزرگوں کی روش کو باقی رکھنا مذہب اور مذہبی اقدار کو باقی رکھنا ضروری ہے۔ آپ نے کہاکہ علم حاصل کرنے کا مقصد صرف روزی روٹی حاصل کرنا نہیں بلکہ زندہ قوموں کی طرح زندہ رہ کر دوسروں کو زندہ رہنے کا حوصلہ دینا ہے۔ آپ نے مرد عورت دونوں کے لئے علم حاصل کرنے پر زور دیتے ہوئے کہاکہ ہمارے بلند پایہ علماء نے اپنی بیٹیوں کو جوھر علم سے آراستہ کیا لیکن پتہ نہیں یہ خیال ذہنوں میں کہاں سے آگیا تھاکہ بیٹیوں کے ہاتھ میں قلم نہ دیئے جائیں۔ آپ نے معصومہؑ قم کے حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی چاروں بیٹیوں کانام فاطمہ تھا۔ چاروں عالمہ فاضلہ تھیں اور چاروں کے مقبروں پر عقیدتمندوں کا ہجوم رہتاہے۔ معصومہؑ قم (س) سب سے بڑی تھیں۔ آپ قم میں دفن ہوئیں۔ شہر قم پر خداوند عالم کی خاص مہربانی ہے۔ قم دنیا کاسب سے بڑا علمی ودینی مرکز ہے۔ ائمہ کرام کی حدیثیں ہیں کہ ساری دنیا تباہ

ہو سکتی ہے، قم تباہ نہیں ہو سکتا۔ حضرت معصومہ قم کے روضہ پر زائرین کی کثرت ان کی عظمت و تقدس کا پتہ دیتی ہے۔ محترمہ نادر جہاں صاحبہ نے حاضرین محفل کو یاد دلاتے ہوئے فرمایا کہ خواتین اسلام کی سیرت کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم اپنے فرائض و حالات کا جائزہ لیں کہ کیا ہمارے شب و روز اسلام کے مطالبات کو پورا کرنے میں صرف ہو رہے ہیں یا اسلامی مطالبات کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ ہم خواتین کو میدان جنگ میں جا کر تلوار سے جہاد نہیں کرنا ہے۔ اپنے گھر اور اپنے خاندان کی ذمہ داریوں کو خوش اسلوبی سے ادا کرنا ہی ہمارا جہاد ہے۔ ہمارا جہاد، زبان کا جہاد ہے۔ اخلاق کا جہاد ہے، نفس اور نظر کا جہاد ہے اور میدان جنگ کے لئے اچھے مجاہد تیار کرنا ہمارا جہاد ہے۔ آپ نے امام خمینی کا مشہور جملہ دہراتے ہوئے حاضرین جلسہ کو متوجہ کیا کہ جب امام خمینیؒ سے پوچھا گیا کہ استکباری طاقتوں سے مقابلے کے لئے آپ کے پاس فوج کہاں ہے تو آپ نے نہایت اطمینان سے فرمایا تھا "ہماری فوج کے جوان فی الحال اپنی ماؤں کی گودیوں میں پل رہے ہیں۔"

تقریروں کے درمیان نوگانواں سادات سے آئی ہوئی نو عمر بچیاں اور خواتین اپنی دلکش آواز اور دلنشیں لہجہ میں حضرت امام عصرؑ کی خدمت میں منظوم خراج عقیدت پیش کرتی رہیں۔ ان میں شمس زہرا، اسماء عابدی صابرہ محسن، شگفتہ عابدی، فضہ عابدی، نذیر، غزالہ اور اقبال فاطمہ وغیرہ پیش پیش تھیں۔

بانی و منتظم جلسہ محترمہ نسیم شہرت کی نو عمر صاحبزادی شہوار عابدی نے بڑے خوبصورت انداز سے جلسہ کی نظامت کی۔

عین اسلامی روایت کے مطابق جلسہ مغرب سے قبل اختتام پذیر ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

☆☆☆